سوال

(800) دوسال دور رہنے کے بعد بھی عدت گزارنی ہوگی؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی عورت ایک دوسال تک اپنے شوہر کی نافرمان اوراس سے بے رغبت رہی ہواور پھر اسے طلاق ہوجائے، توکیا اسے عدت گزارنا لازمی ہے جبکہ استبرائے رحم کی مدت اس کی پہلے ہی پوری ہوچکی ہو؟ اور جب عورت کو کسی عوض کے تحت طلاق دی گئی ہو توکیا وہ بلاعدت آگے نکاح کرسکتی ہے، جبکہ شوہر بھی رجوع نہ کرنا چاہتا ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کو جب طلاق ہو تو واجب ہے کہ وہ طلاق کے بعد عدت گزارے، خواہ اسے اپنے شوہر سے علیحدہ رہتے ہوئے لمبی مدت ہی کیوں نہ ہوگئی ہو۔ کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ... سورة البقرة ٢٢٨

''اور طلاق دی گئی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔''

اور نیز اس لیے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی کو، جب اس نے خلع لیا تھا، حکم دیا تھا کہ (بعداز خلع) ایک حیض سے عدت گزارے۔

اور خلع والی کے لیے یہی صحیح ہے کہ وہ اس حدیث کے مطابق بعد از طلاق ایک حیض عدت گزارے اور یہ حدیث مذکورہ بالا آیت کریمہ کو خاص کرنے والی ہے۔ اور اگر خلع والی عورت بھی جس نے مال کے عوض طلاق حاصل کی ہو، تین حیض عدت گزارے تو اس میں زیادہ کمال اور زیادہ احتیاط ہے۔ نیز وہ اس اختلاف سے بھی بچ رہے گی جس میں بعض علماء کا قول ہے کہ خلع والی عورت بھی تین حیض عدت گزارے اس لیے کہ مذکورہ آیت کریمہ عام ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر571

محدث فتویٰ